السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کے مکان کے چند پرنالے جنگی عرصہ درازسے، بجانب ایک قطعہ اراضی افتادہ آتے تھے، عرصہ تقریباً چالیس سال کا ہوا کہ زمین افتادہ مذکور پر زرچندہ سے مسلمانان اہل محلہ نے مسجد تعمیر کی، بروقت تعمیر مسجد یا نیان نے پرنالہائے جنگی مذکورہ مالک مکان مذکورہ سے قلفی دار کرا کر اندرون مسجد قائم رکھے، چنانچہ دو پرنالے حرف (الف) و(ب) جو دالان مسجد کی حد میں آئے، ان کو مسجد کی چھت پر لے کر پانی ان کا پشت مسجد کے کوچہ میں اتار دیا اور دو پرنالے (ج) و(دال) صحن مسجد میں واقع ہونے، ان کا پانی لینے کے واسطے ایک نالی زیر دیوار مکان زید برنگ سرخ از حرف (ز) تا رح، سراسر حق پشتہ برنگ زرد چھوڑ کر تعمیر کی گئی، اس نالی میں ایک پرنالہ حرف (واؤ) خاص مسجد کی چھت کا اور دو پرنالے مذکورہ جو مکان زید کے صحن مسجد میں واقع ہوئے تھے لے لئے گئے اور نال مذکور ہمرہ فرش صحن مسجد پتھر کے چوکون سے ڈھانک دی گئی، پانی پرنالہائے مذکور کا بذریعہ نالی مذکور وضو کی نالی کشادہ میں ملا دیا گیا، چنانچہ اسی شکل میں اب تک جاری ہے، علاوہ ان کے ایک پرنالہ حرف (ہ) جو مکتب خانہ کی چھت پر سے ہو کر آرہا ہے، اس کا پانی مکتب خانہ کی چھت کے پرنالہ قلفی دار میں سائل ہو کر وضو کی نالی میں آتا ہے۔

اب زید کی وارث ہندہ نے اپنے مکان پر پختہ دو منزلہ تعمیر کرایا اور بروقت تعمیر بلحاظ مسجد گندہ پانی مثل پاخانہ و غلسخانہ کا مسجد کی طرف سے ہٹا کر دوسری جانب کو پھیر دیا، جو اس وقت ممکنات سے تھا، باقی پانی یعنی صحن بالاخانہ کا و نیز سقفہائے بالاخانہ مذکورہ کا بدستور جانب مسجد جاری رکھا، مکان ہندہ کے جو پانچ پرنالے حرف (الف) و(ب) و(ج) و(دال) و(ہ) قدیم سے بجانب مسجد آتے تھے اسی شکل سے اب تک قائم ہیں جیسا کہ نقشہ منسلکہ فتوے ہذا سے ظاہر ہے۔

اب اہل محلہ چاہتے ہیں کہ جو پانی صحب بالاخانہ ہندہ کا بذریعہ پرنالے حرف (ج) اور (دال) صحن مسجد کی نالی قدیمہ میں آتا ہے وہ موقوف کر دیا جائے کیونکہ وہ مستعمل یا گندہ پانی ہونے کی وجہ سے وضو کے پانی میں آکر بدبو دیتا ہے جس سے وضو کرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے، ہندہ یا اس کے رفقاء شکایت بدبو کی مدافعت بلحاظ ادب و پاس مسجد بزر لاگت خود بذریعہ نل آہنی وغیرہ کر دینے کو تیار ہیں لیکن ادھر سے بالکل پرنالے پھیر لینے سے نہایت وقت و ہرج و نقصان اس کو اپنی جائداد کا معلوم ہوتا ہے، بالخصوص ایسے وقت میں جب کہ کام تعمیر کا بالکل ختم ہو چکا ہے۔ اس لیے وہ اپنے حقیقت چھوڑ دینے سے معذور ہے۔

اب سوال یہ ہے نمبر 1۔ کہ از روئے شرع شریف بصورت مندرجہ بالا ہندہ کا عذر قابل تسلیم ہوگا یا نہیں اور وہ اپنی حقیقت کی بابت ایسے عذر سے عنداللہ گنہگار ہے یا نہیں۔ اور جو لوگ ایسے فعل پر ہندہ کو جس کو وہ محال و مضرت بخش خیال کرتی ہے مجبور کریں تو عنداللہ وہ مستحق اجر و ثواب کے ہیں یا نہیں۔

نمبر 2۔ دوسرے ہندہ اپنے حقوق کی حفاظت کرنے کی بلا معصیت استحقاق رکھتی ہے یا نہیں رکھتی ہے؟

نمبر 3۔ تیسرے صحن مسجد میں زیر دیوار مکان ہندہ جو نالی پرنالہائے مذکورہ چوکون سے ڈھکی ہوئی ہے جس کی گہرائی تقریباً پاؤ درعہ ہے کہ تری نالی کی غالباً چوکون تک نہیں پہنچ سکتی آیا اس پر نماز جائز ہے یا نہیں؟

نمبر 4۔ چوتھے جو اہل اسلام اپنے بھائی مسلمان کو کسی ایسے فعل پر مجبور کریں یا مطعون کریں یا اس کی توہین کے درپے ہوں یا نقصان پہنچا دیں اور حق الامر کو چھپانے کی کوشش کریں تو عنداللہ ان کے واسطے کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔ المرقوم 2 جمادی الثانی 1324 ہجری۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورت مذکورہ فی السوال میں چونکہ پرنالے ہندہ کے بجانب زمین افتادہ جس میں مسجد تیار ہوئی تھی قدیم سے جاری تھے اور وقت تیاری مسجد کے حق پشتہ اور حق نالی مکان کو مورث ہندہ اور بانیاں مسجد نے قائم رکھا تھا پس جو زمین پشتہ اور زمین نالی ہے وہ خالصتاً لوجہ اللہ نہیں ہے، بلکہ اس میں حق العبد باقی ہے، عالمگیری میں ہے۔ حکی[1] الفقیہ ابواللیث انہم استحسنوا ان المیزاب اذا کان قدیما وکان تصویب السطح الی دارہ وعلم ان التصویب قدیم ولیس بحدث ان یجعل لہ حق التسییل۔ لہذا جو پشتہ کہ نقشہ میں برنگ زرد دکھایا گیا ہے اور جو زمین نالی کی ہے اگرچہ اس کو پتھر سے ڈھانک دیا گیا ہے وہ شرعاً مسجد کی حکم میں نہیں ہے اور اس قدر زمین کو مسجد نہیں کہہ سکتے ہیں اور ہندہ اپنے پرنالہ قائم رکھنے کی شرعاً مستحق ہے۔ ہدایہ میں ہے۔ ''اگر کوئی شخص مسجد بنائے اور اس مسجد کے نیچے اس کا کوئی تہ خانہ ہو یا اوپر مکان ہو اور وہ مسجد کا دروازہ شارع عام کی طرف رکھ دے اور اس کو اپنے ملک سے خارج کر دے تو وہ اس کو فروخت کر سکتا ہے اور اگر وہ خود فوت ہو جائے تو وہ ورثہ میں تقسیم ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ اللہ کے لئے خاص نہیں ہوا اس میں بندے کا حق ہے۔''

پس صورت مذکورہ میں ہندہ کا عذر قابل تسلیم ہے اور ہندہ شرعاً گنہگار نہیں ہے بلکہ جو لوگ ہندہ پر جبر کرنا چاہتے ہیں وہ شرعاً بے راہی پر ہیں، بالخصوص ایسی حالت میں جبکہ ہندہ یا رفقائے ہندہ رفع شکایت بدبو کے واسطے اپنی لاگت سے نل آہنی وغیرہ بنا دینے کو تیار ہیں۔

دوسرے ہندہ شرعاً اپنے حقوق کی حفاظت کا استحقاق بلا معصیت رکھتی ہے۔

تیسرے جب کہ چوکون تک اثر نالی کے پانی کا نہیں پہنچتا ہے تو شرعاً اس پر نماز درست ہے۔

چوتھے جولوگ کہ مسلمان کی توہین کے درپے ہوں اور حق کوچھپادیں اورناحق پر اڑیں تووہ لوگ شرعاً خطاپر ہیں فقط واللہ اعلم بالصواب کتبہ محمد مطہر اللہ۔

الجواب وباللہ التوفیق:

اصل یہ ہے کہ کوئی زمین اس وقت تک مسجد نہیں ہوسکتی کہ اس سے تعلق مالک کا نہ اٹھ جائے اورہندہ کا کوئی حق اس میں باقی نہ رہے۔ قال[2] الشامی وفی القھستانی ولابد من افرازہ ای تمییزہ عن ملکہ من جمیع الوجوہ فلو کان العلو مسجداوالسفل حوانیت اوبالعکس کایزول ملکہ لتعلق حق العبدبہ کمافی الکافی صفحہ 403 جلد3۔ پس جب کہ ہندہ ومورث ہندہ کے پرنالے اسی زمین میں قدیم سے پڑتے تھے اوربوقت تعمیر مسجد وہ پرنالے برابرجاری ہے تووہ جگہ نالی کی حکم میں داخل نہیں ہوئی اورجبکہ وہ جگہ حکم مسجد میں داخل نہیں ہوئی توہندہ اپنے مکان کے پرنالے باقی رکھنے اوراپنا حق نہ چھوڑنے سے گنہگار نہ ہوگی بلکہ مجبور کرنا اس کوجائز نہیں ہے اور مجبور کرنے والے گنہگار ہیں، البتہ یہ مناسب ہے کہ رفع بدبو کی مناسبت تدبیر کرادی جائے۔

نقشہ منسلکہ میں جوپشتہ برنگ زرداورجونالی پانی کے نکلنے کی دکھلائی گئی ہے وہ حکم مسجد میں نہیں ہے، ہندہ کے مکان کا تعلق اورحق اس میں ہے۔ ہندہ کواپنے حقوق کی حفاظت میں جس کا اس کو شرعاً اختیار ہے کچھ گناہ نہیں، نماز ان پتھروں پر درست ہے اگرچہ وہ داخل مسجد نہیں۔ کمامرعن الشامی۔

چوتھے جولوگ بلاوجہ کسی مسلمان کی توہین اوراس کے حقوق زاول کرنے کے دیپئے ہوں وہ گنہگار ہیں۔ عن[3] ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخوالمسلم لایظلمہ ولایخذلہ ولایحقرہ التقوی ھٰھنا ویشیر الی صدرہ ثلث مرار بحسب امرء من الشران یحقراخاہ المسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ رواہ مسلم۔ مشکوۃ شریف۔ واللہ اعلم۔ کتبہ عزیزالرحمن عفی عنہ دیوبندی مفتی الدرسۃ

بلاشک ہندہ کوشرعاً مجبورنہیں کیاجاسکتا کہ وہ اپنے پرنالے اکھیڑ کردوسری طرف بنالے کیونکہ بناوے مسجد سے پشتر وہ پرنالے جاری تھے، جس کا حق اس کوحاصل تھا، مگرادب اور تعظیم مسجداس کی متقاضی ہے کہ ہندہ بہ نیت ثواب آخرت دنیا کا خرچ قبول کرکے پرنالے دوسرے طرف پھیردے۔ عبدالحق مفسر تفسیر حقانی۔

سوال سائل صرف اس قدر ہے کہ اجرائے میزاب کا حق ہندہ کوہے یانہیں اس کوجبراً اٹھانے کا کوئی مجاز رکھتا ہے یا ہیں، ہندہ عاصی اورنافرمان ہوسکتی ہے پرنالہ کے قائم رکھنے میں یانہیں سوجملہ علماء کی مواہر ثبت ہیں اس فتوے پر تحریر فرمارہے ہیں کہ حق ہندہ کاثابت ہے اس کو مجبور کرنا جائز نہیں اورپرنالہ کے قائم رکھنے میں نہ عاصی ہے اورنہ گنہگار پھراس کو مطعون کرنا اوراس کی توہین کرنا کیسے درست ہوگا، ہاں مسجد کی تعظیم ہر مسلمان پرلازم ہے اگر بدبو آتی ہو تواس کا رفع کرنا کسی تدبیر سے ضروری ہے جس میں حق ہندہ بھی تلف نہ ہو، اور تطہیر وتنظیف مسجد بھی باقی رہے، وہ دوصورت سے متصور ہے یابطور نل آہنی کے، یادومیزاب کا ایک کردیا جائے کسی واسطے کہ احقراس موقع کوخود جاکر دیکھ آیا ہے اس میں تلویث مسجد کا تواحتال ہی نہیں، اگرہے توبدبوکا ہے، اس کورفع کرنا بحق مسجد جملہ مسلمین کولازم ہے اورچونکہ بحکم شرع شریف ہرذی حق کواس کا حق دلوانا چاہیے توہندہ کی حق تلفی کیونکر جائز ہوگی، کافر کا بھی حق دلوانا شارع علیہ السلام کا کام ہے، پس بفتوے علمائے کرام ہندہ پرجبر نہیں پہنچتا، ہاں ہندہ اگر برضامندی خوداپنا حق چھوڑدے اورمسجد کی عظمت کا خیال کرکے پرنالہ کیا بلکہ سارا مکان ہی اپنا قربان کردے مسجد پرتوعنداللہ ماجورومثاب ہوگی، جنت میں درجات عالیہ کی مستحق ہوگی، مگریہ بات دوسری ہے اورحکم اورہے اس میں ہندہ کی کیا خصوصیت ہے ہر مسلمان کو یہی چاہیے، مگراس پرکسی کومجبور تو نہیں کیاجاسکتا، ایسا ہی ہندہ متساوی الاقدام ہے، یہ تشریح ہے عبارات مسطورہ بالاکی، جوعلماء نے تحریر فرمائی ہیں، واللہ اعلم۔ حررہ کرامت اللہ عفا اللہ عنہ۔ الجواب صحیح، محمد بشیر۔

---

[1] اگرپرنالہ قدیمی ہواورمکان کی چھت کی ڈھلوان اس کے گھر کی طرف ہواوریہ معلوم ہوکہ یہ ڈھلوان قدیمی ہے، نئی نہیں ہے تووہاں پرنالہ رکھنے کا اس کوحق ہے۔

[2] اورضروری ہے کہ (مسجد) آدمی کی ملکیت سے پوری طرح الگ ہوکر اگرمسجد کے اوپریانیچے دکانیں یامکان ہوتواس سے بندہ کا حق چونکہ متعلق ہے لہٰذااس کی ملکیت سے پوری طرح وہ مسجد علیحدہ نہیں ہوگی۔

[3] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پرظلم کرسکتا ہے نہ ذلیل کرسکتا ہے وحقیر سمجھ سکتا ہے۔ پرہیزگاری یہاں ہے آپ نےاپنے سینہ کی طرف اشارہ کیااورتین دفعہ فرمایا، آدمی کویہی گناہ کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کوذلیل سمجھے، ہر مسلمان پرہر مسلمان کا خون، مال اورعزت حرام ہے۔